جماعت احمدیہ یو کے کے 48ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 31 راگست 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں اختتامی خطاب

قسط نمبر 2 آخری

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

''مذہب اس بات کا نام نہیں ہے کہ انسان دنیا کے تمام اکابر اور نبیوں اور رسولوں کو بدگوئی سے یاد کرے۔ ایسا کرنا تو مذہب کی اصل غرض سے مخالف ہے''۔ کسی بھی دوسرے مذہب کے خلاف بولنا اور ان کے بڑوں کے متعلق باتیں کرنا، فرمایا کہ یہ تو مذہب کی اصل غرض سے مخالف ہے ''بلکہ مذہب سے غرض یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک بدی سے پاک کر کے اِس لائق بناوے کہ اُس کی روح ہر وقت خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گری رہے اور یقین اور محبت اور معرفت اور صدق اور وفا سے بھر جائے اور اس میں ایک خالص تبدیلی پیدا ہو جائے تا اِسی دنیا میں بہشتی زندگی اس کو حاصل ہو۔''

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 234-233)

پس اسی لئے اسلام کا یہی حکم ہے کہ تمام انبیاء کی عزت کرو اور ان کے بڑوں کی عزت کرو۔ حتی کہ یہ بھی فرمایا کہ بُتوں کو بھی برا نہ کہو۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

'' دو خبیث مرضیں ہیں جن سے بچنے کیلئے سچے مذہب کی پیروی کی ضرورت ہے۔ یعنی اوّل یہ مرض کہ خدا کو واحد لاشریک اور متصف بہ تمام صفات کاملہ اور قدرت تامّہ قبول نہ کر کے اس کے حقوق واجبہ سے منہ پھیر لینا اور ایک نمک حرام انسان کی طرح اُس کے اُن فیوض سے انکار کرنا جو جان اور بدن کے ذرّہ ذرّہ کے شامل حال ہیں۔ دوسرے یہ کہ بنی نوع کے حقوق کی بجا آوری میں کوتاہی کرنا اور ہر ایک شخص جو اپنے مذہب اور قوم سے الگ ہو یا اس کا مخالف ہو اس کی ایذا کے لئے ایک زہریلے سانپ کی طرح بن جانا اور تمام انسانی حقوق کو یکدفعہ تلف کر دینا۔ ایسے انسان درحقیقت مُردہ ہیں اور زندہ خدا سے بے خبر۔ زندہ ایمان لانا ہرگز ممکن نہیں جب تک انسان زندہ خدا کی تجلّیات اور آیات عظیمہ سے فیضیاب نہ ہو۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 30)

اور آج زندہ خدا کی تجلّیات سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی فیض پاتے ہیں یا وہ جو فیض پانا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ احمدیت کی طرف ان کی رہنمائی فرما دیتا ہے۔ یہ کئی واقعات ہم دیکھتے ہیں۔ بہت سارے واقعات میرے سامنے آتے ہیں اور ایک چھوٹا سا واقعہ بیان کرتا ہوں۔

الجزائر کی ایک خاتون ہیں۔ کہتی ہیں میں نے کئی سال قبل خواب دیکھا کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر زار و قطار رو رہی ہوں۔ اس خواب کے بعد میں لگاتار دعا کرتی رہی اور اسی تلاش میں رہی کہ اللہ تعالیٰ مجھے راستی کی طرف رہنمائی فرمائے۔ کہتی ہیں کہ مذہبی ٹی وی بھی دیکھتی رہتی کہ کسی طرح تسکین کا رستہ مل جائے لیکن کچھ حاصل نہیں ہوا۔ میں اکثر راتوں کو بڑے کرب کے ساتھ دعا کرتی اور بعض راتوں کو کھلے آسمان اور ستاروں کو بھی دیکھتی رہتی۔ ایک رات میں نے ایک واضح آواز سنی کہ اپنے سر کو اٹھا اور تُو ہدایت کے راستہ کو دیکھ لے۔ کہتی ہیں کہ اگلے دن میں اسلامی چینلز کو دیکھتے ہوئے ایک ایسے چینل پر جا رُکی جو گفتگو اور انداز سے اتنا خوبصورت تھا کہ میرے دل کو اپنی طرف کھینچتا تھا۔ میں نے باقاعدہ اسے دیکھنا شروع کیا۔ مجھے اپنے خواب کی تعبیر مل گئی کہ سر اٹھا اور ہدایت کا راستہ دیکھ لے۔ یہ ایم ٹی اے تھا جس کی وجہ سے مجھے امام مہدی اور خلافت کو پہچاننے کی توفیق ملی اور میں نے بیعت کر لی۔

پس یہ خدا ہے جو اپنے زندہ مذہب کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ صرف اسلام کے نام سے کہہ دینا کہ ہماری رہنمائی ہو گئی کافی نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اس زمانے میں اس کو ماننا ضروری ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''مذہب تو اس لئے ہوتا ہے کہ اخلاق وسیع ہوں جیسے خدا تعالیٰ کے اخلاق وسیع ہیں۔ کوئی ہزاروں گالیاں اُسے دے وہ اس پر پتھر نہیں برسا دیتا۔ پس اسی طرح حقیقی مذہب والا تنگ ظرف نہیں ہوسکتا۔ تنگ ظرف خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی وہ دوسرے بزرگوں کو بھی بدنام کرتا ہے۔ مَیں اس سے منع نہیں کرتا کہ اختلاف مذہب بیان نہ کرو۔ بیشک نیک نیتی سے اختلاف بیان کرو مگر اس میں تعصّب اور کینہ کا رنگ نہ ہو''۔ آپ نے فرمایا ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات دو چار سال سے نہیں بلکہ صدہا سال سے چلے آتے ہیں۔ اس لئے خدا کرے کہ بہت سے دلوں میں جوش ڈال دے کہ جو اِن تعلقات کو دُور نہ ہونے دیں۔'' یعنی غیر دوسرے مذہبوں سے مسلمانوں کے تعلقات ہمیشہ قائم رہیں۔ فرمایا کہ'' یہ بھی یاد رکھو کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔ جس قدر بزرگ اسلام میں یا ہندوؤں میں اوتار وغیرہ گزرے ہیں ان کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے اپنے عمل سے اُن سچائیوں کو جن کا وہ وعظ کرتے تھے ثابت کر دکھایا ہے۔ قرآنِ شریف میں بھی یہی تعلیم ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ۔ (المائدۃ:106) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے وہ اگر زبان سے کام لے گا تو وہ مذہب کو بچوں کا کھیل بنا دے گا اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحوں سے ملک کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی زبان پر تو منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے مگر اندر خالی ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 210۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آج دنیا میں اخلاق اور صبر اور حوصلے کا مظاہرہ اور اس کی مثالیں بھی جماعت احمدیہ میں ہی ملتی ہیں۔ اس کا دوسرے بھی برملا اظہار کرتے ہیں اور اسی چیز کو ہمیں ہمیشہ قائم رکھنا چاہئے اور یہی بات ہے جو دوسروں کو راستہ دکھانے کا بھی باعث بنتی ہے۔

اب مالی افریقہ کا ایک دور دراز ملک ہے۔ لوگ کہتے ہیں پڑھے لکھے لوگ نہیں اور پڑھا لکھا شخص یہ ہے بھی نہیں جس کی مَیں بات بتانے لگا ہوں۔ ایک عمر رسیدہ شخص ایک دن مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب ان سے بیعت کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے میں کل رات آپ لوگوں کے ریڈیو پر لائیو پروگرام سن رہا تھا۔ جس میں لائیو کالز کے دوران جماعت احمدیہ کے مبلغ کو مخالفین بہت برا بھلا کہہ رہے تھے۔ اور وہ ان کو برا بھلا کہنے کا جواب نہیں دے رہا تھا بلکہ دلیل سے باتیں کر رہا تھا۔ کہتے ہیں پروگرام کے دوران ہی مَیں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ یا اللہ! ان دونوں میں سے کون حق پر ہے تُو ہی میری رہنمائی فرما اور دعا کرتے کرتے مَیں سو گیا۔ رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک طرف جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے مخالفین ہیں اور ان کے درمیان مناظرہ ہو رہا ہے۔ مگر جب مخالفین احمدی مبلغ کو جواب نہیں دے پاتے تو ان کو ایک گڑھے میں پھینک دیتے ہیں اور مٹی ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔ دشمنی کی حد بڑھی ہوئی ہے۔ جب جواب نہیں دے سکے تو گڑھے میں پھینک کر مٹی ڈالنا شروع کر دی کہ مار دو۔ کہتے ہیں اسی دوران جب وہ یہ حرکتیں کر رہے ہیں۔ مَیں نے خواب میں آسمان پر دیکھا کہ ایک بزرگ ظاہر ہوتے ہیں جو اَنَا الْمَھْدِی کہہ رہے ہیں اور اپنا ہاتھ لمبا کر کے احمدی مبلغ کی جان بچاتے ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ احمدیت کی سچائی سے متعلق اب میرے دل میں کوئی وسوسہ نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

پس یہ حسن اخلاق ہے جس نے مذہب کی حقیقت جاننے کے لئے ہی سعید روح کو دعا کی طرف مائل کیا اور پھر اس کی رہنمائی فرمائی اور یہی زندہ مذہب اور زندہ خدا کی نشانیاں ہیں۔

پھر مذہب کی ضرورت جاننے کے لئے آپ ہمیں نصیحت فرماتے ہیں کہ:

''مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ شرّ سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟'' دوسروں کو طعن و تشنیع کرتے رہو۔ تنگ کرتے رہو۔ ''نہیں۔ بلکہ مذہب اُس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ مَیں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدردِ نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو، ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام مَیل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تَر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ مَیل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جُدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔'' تمہاری ساری نجات اسی سفیدی پر موقوف ہے یعنی اپنی مَیلیں دور کرنے میں۔ ''یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا۔ (الشمس: 10) یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے مَیلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔''

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 15-14)

اسلام کی صداقت کے بارے میں ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ:

''پہلے نبی ایک خاص قوم اور خاص ملک کیلئے آیا کرتے تھے اس لئے ان کی تعلیم جو ابھی ابتدائی تھی مجمل اور ناقص رہتی تھی کیونکہ بوجہ کمی قوم اصلاح کی حاجت کم پڑتی

تھی اور چونکہ انسانیت کے پودہ نے ابھی پورا نشوونما بھی نہیں کیا تھا اس لئے استعدادیں بھی کم درجہ پر تھیں اور اعلیٰ تعلیم کی برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ پھر ایسا زمانہ آیا کہ استعدادیں تو بڑھ گئیں مگر زمین گناہ اور بدکاری اور مخلوق پرستی سے بھر گئی اور سچی توحید اور سچی راستبازی نہ ہندوستان میں باقی رہی اور نہ مجوسیوں میں اور نہ یہودیوں میں اور نہ عیسائیوں میں اور تمام قوتیں ضلالت اور نفسانی جذبات کے نیچے دب گئیں۔ اس وقت خدا نے قرآن شریف کو اپنے پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کر کے دنیا کو کامل اسلام سکھایا۔ اور پہلے نبی ایک ایک قوم کے لئے آیا کرتے تھے اور اُسی قدر سکھلاتے تھے جو اُسی قوم کی استعداد کے اندازہ کے موافق ہو اور جن تعلیموں کی وہ لوگ برداشت نہیں کر سکتے تھے وہ تعلیمیں اسلام کی اُن کو نہیں بتلاتے تھے۔ اس لئے اُن لوگوں کا اسلام ناقص رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان دینوں میں سے کسی دین کا نام اسلام نہیں رکھا گیا۔ مگر یہ دین جو ہمارے پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت دنیا میں آیا اِس میں تمام دنیا کی اصلاح منظور تھی اور تمام استعدادوں کے موافق تعلیم دینا مدنظر تھا اس لئے یہ دین تمام دنیا کے دِینوں کی نسبت اَکمل اور اَتم ہوا اور اسی کا نام بالخصوصیت اسلام رکھا گیا اور اسی دین کو خدا نے کامل کہا جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (المائدۃ:4) یعنی آج مَیں نے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت کو پورا کیا اور مَیں راضی ہوا جو تمہارا دین اسلام ہو۔ چونکہ پہلے دین کامل نہیں تھے اور ان قوانین کی طرح تھے جو مختص القوم یا مختص الزمان ہوتے ہیں'' خاص قوم کے لئے اور خاص زمانے کے لئے ہوتے ہیں'' اس لئے خدا نے ان دِینوں کا نام اسلام نہ رکھا۔ اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ وہ انبیاء تمام قوموں کے لئے نہیں آئے تھے بلکہ اپنی اپنی قوم کے لئے آتے تھے اور اُسی خرابی کی طرف ان کی توجہ ہوتی تھی جو ان کی قوم میں پھیلی ہوئی ہوتی تھی اور انسانیت کی تمام شاخوں کی اصلاح کرنا اُن کا کام نہیں تھا کیونکہ ان کے زیر علاج ایک خاص قوم تھی جو خاص آفتوں اور بیماریوں میں مبتلا تھی۔ اور ان کی استعدادیں بھی ناقص تھیں اسی لئے وہ کتابیں ناقص رہیں کیونکہ تعلیم کی اغراض خاص خاص قوم تک محدود تھے۔ مگر اسلام تمام دنیا اور تمام استعدادوں کے لئے آیا۔ اور قرآن کو تمام دنیا کی کامل اصلاح مدّنظر تھی جن میں عوام بھی تھے اور خواص بھی تھے اور حکماء اور فلاسفر بھی۔ اس لئے انسانیت کے تمام قویٰ پر قرآن نے بحث کی اور یہ چاہا کہ انسان کی ساری قوتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں فدا ہوں۔ اور یہ اس لئے ہوا کہ قرآن کا مدنظر انسان کی تمام استعدادیں تھیں اور ہر یک استعداد کی اصلاح منظور تھی اور اسی وجہ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ٹھہرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر وہ تمام کام پورا ہو گیا جو پہلے اس سے کسی نبی کے ہاتھ پر پورا نہیں ہوا تھا۔ چونکہ قرآن کو نوع انسان کی تمام استعدادوں سے کام پڑتا تھا اور وہ دنیا کی عام اصلاح کے لئے نازل کیا گیا تھا اس لئے تمام اصلاح اس میں رکھی گئی اور اسی لئے قرآنی تعلیم کا دین اسلام کہلایا اور اسلام کا لقب کسی دوسرے دین کو نہ مل سکا کیونکہ وہ تمام ادیان ناقص اور محدود تھے۔ غرض جبکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے تو کوئی عقلمند مسلمان کہلانے سے عار نہیں کر سکتا۔ ہاں اسلام کا دعویٰ اُسی قرآنی دین نے کیا ہے اور اسی نے اس عظیم الشان دعویٰ کے دلائل بھی پیش کئے ہیں۔''

(ست بچن روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 272 تا 274)

پس یہ قرآن کریم کی سچائی اور قرآن دلائل ہی ہیں جو آجکل نیک فطرتوں کو اسلام کی طرف متوجہ بھی کرتے ہیں۔ غیروں میں سے بہت سارے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ان کی تسکین دل کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔

جاپان میں اللہ تعالیٰ نے ایک اطالوی شخص کو کس طرح صحیح راستہ دکھانے کا انتظام کیا۔ ٹوکیو جاپان میں ایک بک فیئر ہو رہا تھا۔ جماعت احمدیہ اس میں شامل تھی۔ وہاں ایک اطالوی شخص آیا اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور مذہب کے حوالے سے بات چیت کی۔ پھر انہوں نے خدا کے بارے میں سوال کیا۔ بتایا کہ وہ بڑی مدت سے خدا کی تلاش میں ہے اور انہوں نے تلاش میں سعودی عرب ایمبیسی سے بھی رابطہ کیا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ شاید وہاں سے ان کو خدا مل جائے گا۔ مکہ جا کر بھی خدا کو ڈھونڈھنے کی کوشش کی ہے لیکن کہتے ہیں مَیں کامیاب نہیں ہو سکا۔ جب انہیں بتایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امام مہدی یہی پیغام لے کر آئے ہیں کہ وہ لوگوں کو سچے خدا کا عرفان بخشیں۔ وہ خدا جو ربّ العالمین بھی ہے اور دعاؤں کو سننے والا بھی ہے ایک زندہ خدا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب 'اسلام اور عصر حاضر کے مسائل' کتاب دی گئی۔ ایک اور کتاب میری تھی ان کو وہ دی گئی۔ خیر یہ کتابیں لے کر وہ چلے گئے۔ وعدہ کر کے گئے کہ یہ کتب پڑھیں گے۔ کچھ پوچھنا ہوا تو اگلے دن دوبارہ سٹال پر آئیں گے۔ اگلے دن آئے تو کہنے لگے میرے پاس الفاظ نہیں کہ مَیں کس طرح شکر ادا کروں کہ اس کتاب میں انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو اسلامی تعلیم پیش کی گئی ہے اس نے میری آنکھیں کھول دی ہیں اور مجھے وہ خدا عطا کر دیا ہے جسے مَیں برسوں سے تلاش کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آج واپسی پر مَیں آپ لوگوں کے ساتھ ہی احمدیہ سینٹر جانا چاہتا ہوں اور نماز پڑھ کر اس خدا کی غلامی میں آنا چاہتا ہوں جو ہمارا خالق و مالک ہے اور اسی مذہب کو قبول کرنا چاہتا ہوں جس نے مجھے صحیح رستہ دکھایا۔ اگلے مرحلے کے طور پر انہیں 'مسیح ہندوستان میں' پیش کی گئی۔ پھر باقی کتابیں دی گئیں۔ بہر حال ہر کتاب پڑھ کر یہی کہتے تھے کہ یہ زبردست علمی کاوش اور تحقیق ہے۔ پھر انہوں نے وضو کرنے کا طریق اور نماز پڑھنے کے طریق وغیرہ سیکھے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو دکھانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

''خدا نے اس رسول کو یعنی تجھ کو بھیجا ہے۔'' اپنی طرف اشارہ ہے اس سے پہلے ایک مضمون چل رہا ہے۔ ''اور اس کے ساتھ زمانہ کی ضرورت کے موافق ہدایت یعنی راہ دکھلانے کے علم اور تسلی دینے کے علم اور ایمان قوی کرنے کے علم اور دشمن پر حجت پوری کرنے کے علم بھیجے ہیں۔ اور اس کے ساتھ دین کو ایسی چمکتی ہوئی شکل کے ساتھ بھیجا ہے جس کا حق ہونا اور خدا کی طرف سے ہونا بدیہی طور پر معلوم ہو رہا ہے۔ خدا نے اِس رسول کو یعنی کامل مجدد کو'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو'' اس لئے بھیجا ہے کہ تا خدا اس زمانہ میں یہ ثابت کر کے دکھلا دے کہ اسلام کے مقابل پر سب دین اور تمام تعلیمیں ہیچ ہیں۔ اور اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو تمام دِینوں پر ہر ایک برکت اور دقیقہ معرفت اور آسمانی نشانوں میں غالب ہے۔ یہ خدا کا ارادہ ہے کہ اس رسول کے ہاتھ پر ہر ایک طرح پر اسلام کی چمک دکھلا دے۔''

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 266)

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام کی چمک دکھائے۔ کون ہے دوسرا جو کہہ سکے کہ مجھے خدا نے بھیجا ہے۔ آج زندہ نشان ہم آپ کے ذریعے سے دیکھتے ہیں۔

پھر مذہب اسلام اپنے ماننے والوں سے کیا تقاضا کرتا ہے کہ وہ تعلیم سے فیض پا سکیں جب وہ تقاضے پورے کریں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔ اور اصطلاحی معنی اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (البقرۃ: 113) یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اُس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ ''اعتقادی'' طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور ''عملی'' طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے۔ مگر ایسے ذوق وشوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 57-58) ایسا شوق ہونا چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا کہ اسلام دوسرے مذاہب کی طرح صرف قصّے کہانیاں نہیں ہے۔ ماننے والوں کو صرف یہ نہیں کہتا کہ یہ کام کرو جو پرانوں نے کہہ دیا ہے اس پر عمل کرو اب تمہاری یہ ذمہ داری ہے۔ اپنے ماننے والوں سے صرف منواتا نہیں ہے بلکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرو اور زندہ تعلق پیدا کرواتا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو تو برکات سے بھی انسان پھر فیض پاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب۔ اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔ جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنم میں جاوے گا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس اُمّت کے لئے مخاطبات اور مکالمات کا دروازہ کھلا ہے۔ اور یہ دروازہ گویا قرآن مجید کی سچائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے۔ اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ ہی میں یہ دعا سکھائی ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ (الفاتحہ: 6-7) ''فرمایا'' اَنْعَمْتَ

عَلَيْهِمْ کی راہ کے لئے جو دعا سکھائی تو اس میں انبیاء علیہم السلام کے کمالات کے حصول کا اشارہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو جو کمال دیا گیا وہ معرفت الٰہی ہی کا کمال تھا۔ اور یہ نعمت ان کو مکالمات اور مخاطبات سے ملی تھی۔ اسی کے تم بھی خواہاں رہو۔ پس اس نعمت کے لئے یہ خیال کرو کہ قرآن شریف اس دعا کی تو ہدایت کرتا ہے مگر اس کا ثمرہ کچھ بھی نہیں یا اس اُمّت کے کسی فرد کو بھی یہ شرف نہیں مل سکتا اور قیامت تک یہ دروازہ بند ہو گیا ہے۔ بتاؤ اس سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ثابت ہوگی یا کوئی خوبی ثابت ہوگی؟'' اس میں ہر ایک کو، مسلمانوں کو بھی جواب دے دیا ہے۔ فرمایا کہ ''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے وہ اسلام کو بدنام کرتا ہے۔ اور اس نے مغز شریعت کو سمجھا ہی نہیں۔ اسلام کے مقاصد میں سے تو یہ امر تھا کہ انسان صرف زبان ہی سے وحدہٗ لاشریک نہ کہے بلکہ درحقیقت سمجھ لے اور بہشت دوزخ پر خیالی ایمان نہ ہو بلکہ فی الحقیقت اسی زندگی میں وہ بہشتی کیفیات پر اطلاع پا لے۔'' ایسے عمل ہونے چاہئیں۔ نیک اعمال کی جنت دنیا میں ہی مل جاتی ہے۔ فرمایا'' اور ان گناہوں سے جن میں وحشی انسان مبتلا ہیں نجات پا لے۔ یہ عظیم الشان مقصد اسلام کا تھا اَور ہے۔ اور یہ ایسا پاک مطہر مقصد ہے کہ کوئی دوسری قوم اس کی نظیر اپنے مذہب میں پیش نہیں کر سکتی اور نہ اس کا نمونہ دکھا سکتی ہے۔ کہنے کو تو ہر ایک کہہ سکتا ہے مگر وہ کون ہے جو دکھا سکتا ہو؟'' (لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 286-285)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

'' انسان خدا تعالیٰ کے تعبّد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے وہ اس بات پر راضی نہیں ہو سکتا کہ وہ خدا جس کی شناخت میں اس کی نجات ہے اُسی کی شناخت کے بارے میں صرف چند بیہودہ قصوں پر حصر رکھے۔''ُن لئے قصے بس کافی ہے۔'' اور وہ اندھا رہنا نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کے متعلق پورا علم پاوے گویا اس کو دیکھ لے۔ سو یہ خواہش اس کی محض اسلام کے ذریعہ سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگرچہ بعض کی یہ خواہش نفسانی جذبات کے نیچے چھپ گئی ہے۔ اور جو لوگ دنیا کی لذّات کو چاہتے ہیں اور دنیا سے محبت کرتے ہیں وہ بوجہ سخت محجوب ہونے کے نہ خدا کی کچھ پروا رکھتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے وصال کے طالب ہیں کیونکہ دنیا کے بُت کے آگے وہ سرنگوں ہیں۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ جو شخص دنیا کے بت سے رہائی پائے اور دائمی اور سچی لذت کا طالب ہو وہ صرف قصّوں والے مذہب پر خوش نہیں ہو سکتا اور نہ اس سے کچھ تسلّی پا سکتا ہے۔ ایسا شخص محض اسلام میں اپنی تسلی پائے گا۔'' اور اسلام میں بھی اس صورت میں جب اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والا ہوگا۔ فرمایا'' اسلام کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ اور جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 64)

ابھی میں نے وہ Italian کی مثال دی۔ کس طرح اس کو اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی۔

پھر آپ نے مذہب اسلام کے زندگی بخش ہونے کے بارے میں فرمایا کہ:

'' کوئی مذہب بغیر نشان کے انسان کو خدا سے نزدیک نہیں کر سکتا اور نہ گناہ سے نفرت دلا سکتا ہے۔ مذہب مذہب پکارنے میں ہر ایک کی بلند آواز ہے لیکن کبھی ممکن نہیں کہ فی الحقیقت پاک زندگی اور پاک دلی اور خدا ترسی میسر آ سکے جب تک کہ انسان مذہب کے آئینہ میں کوئی فوق العادۃ نظارہ مشاہدہ نہ کرے۔ نئی زندگی ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ایک نیا یقین پیدا نہ ہو۔ اور کبھی نیا یقین پیدا نہیں ہو سکتا جب تک موسیٰ اور مسیح اور ابراہیم اور یعقوب اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نئے معجزات نہ دکھائے جائیں۔ نئی زندگی انہی کو ملتی ہے جن کا خدا نیا ہو۔ یقین نیا ہو۔ نشان نئے ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ قصوں کہانیوں کے جال میں گرفتار ہیں۔ دل غافل ہیں اور زبانوں پر خدا کا نام ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین کے شور و غوغا تمام قصّے اور کہانیاں ہیں۔ اور ہر ایک شخص جو اس وقت کئی سو برس کے بعد اپنے کسی پیغمبر یا اوتار کے ہزارہا معجزات سناتا ہے وہ خود اپنے دل میں جانتا ہے کہ وہ ایک قصہ بیان کر رہا ہے جس کو نہ اُس نے اور نہ اُس کے باپ نے دیکھا اور نہ اس کے دادے کو اُس کی خبر ہے۔ وہ خود نہیں سمجھ سکتا کہ کہاں تک اس کا یہ بیان صحیح اور درست ہے کیونکہ یہ دنیا کے لوگوں کی عادت ہے کہ ایک تنکے کا پہاڑ بنا دیا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ تمام قصے جو معجزات کے رنگ میں پیش کئے جاتے ہیں ان کا پیش کرنے والا خواہ کوئی مسلمان ہو یا عیسائی ہو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا جانتا ہے یا کوئی ہندو ہو جو اپنے اوتاروں کے کرشمے کتابیں اور پستک کھول کر سناتا ہے یہ سب کچھ ہیچ اور لاشے ہیں اور ایک کوڑی ان کی قیمت نہیں ہو سکتی جب تک کہ کوئی زندہ نمونہ ان کے ساتھ نہ ہو۔ اور سچا مذہب وہی ہے جس کے ساتھ زندہ نمونہ ہے۔'' کل مبشر کاہلوں صاحب کی ایک تقریر بھی ہو رہی تھی انہوں نے صحابہ کے بھی اور بعد کے لوگوں کے بھی کئی نمونے دکھائے۔ اور یہ روز ہم دیکھتے رہتے ہیں۔'' کیا کوئی دل اور کوئی کانشنس اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ ایک مذہب تو سچا ہے مگر اس کی سچائی کی چمکیں اور سچائی کے نشان آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئے ہیں اور ان ہدایتوں کے بھیجنے والے کے منہ پر ہمیشہ کے لئے مہر لگ گئی ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ ہر ایک انسان جو سچی بھوک اور پیاس خدا تعالیٰ کی طلب میں رکھتا ہے وہ ایسا خیال ہرگز نہیں کرے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ سچے مذہب کی یہی نشانی ہو کہ زندہ خدا کے زندہ نمونے اور اس کے نشانوں کے چمکتے ہوئے نور اس مذہب میں تازہ بتازہ موجود ہوں۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 498-497)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ چونکہ پہلے نبی ایک خاص قوم اور خاص ملک کے لئے آیا کرتے تھے اس لئے ان کی تعلیم وہیں تک تھی اور جیسا کہ مَیں نے پہلے حوالہ پڑھ دیا ہے اسلام نے فرمایا ہے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (المائدہ:4) یعنی آج میں نے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت کو پورا کیا ہے۔ پس اسلام تمام مسائل کا حل ہے اور تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

پھر آپ وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

'' خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-306)

کسی تلوار سے نہیں، کسی خون خرابے سے نہیں بلکہ دعاؤں اور اخلاق پر زور دینے سے۔ پس آج یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ماننے والوں کا کام ہے کہ جس توحید کو پھیلانے اور جس مذہب کے قائم کرنے کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ وہ مذہب جس نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کا اعلان کیا۔ وہ مذہب جس میں تا قیامت پیدا ہونے والے تمام امور و مسائل کا حل پیش کر دیا گیا ہے۔ وہ مذہب جو آج بھی زندہ خدا سے تعلق جڑواتا ہے۔ وہ مذہب جو زندہ خدا کے وجود کے نشانات دکھاتا ہے۔ وہ مذہب جس نے آخرین میں بھی اپنا رسول بھیج کر اسے پہلوں سے ملا دیا تاکہ مذہب کی حقیقت معلوم ہو۔ وہ مذہب جس نے آخرین میں بھی اپنا رسول بھیج کر اسے پہلوں سے ملا دیا تاکہ مذہب کی حقیقت معلوم ہو۔ وہ مذہب جس نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہونے کا طریق بتا کر اور پھر اسے قائم کر کے مومنین کے خوف کو امن میں بدل دیا۔ وہ مذہب جس نے اپنے امن اور سلامتی کے پیغام کو روز روشن کی طرح آج بھی خلافت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے دنیا پر واضح کر کے اور چمکا کر دکھا دیا۔ اس پیغام کو دنیا تک پہنچائیں۔ ان تمام اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کر دیں جو کہتے ہیں مذہب اس زمانے کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔ جو کہتے ہیں آجکل کی ترقی یافتہ دنیا میں جہاں سائنس نئے نئے عجوبے دکھا رہی ہے مذہب کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ انہیں بتا دیں کہ مذہب اسلام خدا تعالیٰ کی ایک جامع تعلیم ہے اور سائنس اس کے تابع ہے۔ انہیں بتا دیں کہ خارق عادت نشانات کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ آج کی دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے نشانات جماعت احمدیہ انہیں دکھا سکتی ہے اور دکھاتی ہے۔ انہیں بتا دیں کہ دعاؤں کی قبولیت کوئی فرسودہ باتیں نہیں بلکہ آج بھی اسلام کا زندہ خدا اس کے خارق عادت نشانات دکھاتا ہے۔ اور دنیا کے ہر کونے میں بسنے والا احمدی یہ نشانات مشاہدہ کرتا اور دیکھتا ہے۔ دنیا کو بتا دیں کہ اسلام ہی اب دنیا کی بقا کا ذریعہ ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہی حقیقی امن کی ضمانت ہے اور اسلام کے زندہ خدا کو ماننے اور اس سے تعلق جوڑنے میں ہی تمہاری دنیا و آخرت کی زندگی ہے۔ آج دنیا میں احمدی مسلمانوں کے علاوہ کوئی اور نہیں جو یہ حقائق دنیا پر آشکار کر سکے۔ پس اٹھیں اور اس اہم فریضے کو ادا کرنے کے لئے اپنے عہدوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے معیاروں کو بلند کرتے ہوئے اپنی تمام تر استعدادیں بروئے کار لاتے ہوئے اپنی دعاؤں کو بھی انتہا تک پہنچا دیں اور غم دنیا کو خود پر اس طرح حاوی کر لیں کہ عرش کا خدا ہمارے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہماری کوششوں کو بے انتہا برکت سے بھر دے۔ اور رُوئے زمین پر ایک ہی مذہب ہو اور ایک ہی رسول ہو اور ایک خدا ہو جو واحد و یگانہ ہے اور اس کی پرستش کی جاتی ہو۔ جس کی عبودیت کا حق ادا کیا جاتا ہو۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ دعا میں دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کے لئے جو کسی بھی رنگ میں کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہے ان کے لئے دعا کریں۔ مسلم اُمّہ کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو پریشانیوں اور دکھوں سے بچائے اور لیڈروں اور نام نہاد مذہبی رہنماؤں اور گروپوں کے ہاتھ جو اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اور ظلم کر رہے ہیں ان کو ان کے ظلموں سے روکے۔ اسی طرح دنیا کی بہتری کے لئے بھی دعا کریں۔ دنیا بھی جس طرف جا رہی ہے وہ بڑی خطرناک صورتحال پیدا ہو رہی ہے جو کسی ملک میں بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا کو تباہی سے بچائے اور محفوظ رکھے۔ مجھے اطلاع ملی تھی جلسے کے دوران یہاں بعض عورتوں کو چوٹیں بھی لگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت عطا فرمائے ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی اپنی حفاظت میں اپنے اپنے گھروں میں لے کر جائے۔ ہم سب ایمان میں ترقی کرنے والے ہوں۔ ہمیشہ ہم سب کو، مجھے بھی، آپ کو بھی، دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔